در کفے جامِ شریعت در کفے سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

بیادگار

حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

پشاور

الحسن

شاہ محمد غوث اکیڈمی یکہ توت پشاور

شاہ محمد غوث اکیڈمی پشاور
علمی مجلہ بیادگار حضرت ابوالبرکات سید حسن صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

رجسٹرڈ نمبر پی ۳۶۹

پندرہ روزہ

الحسن پشاور

مدیر اعلیٰ
فقیر محمد امیر شاہ
قادری گیلانی

منتظم اعلیٰ
سید غلام الحسنین
قادری گیلانی

شمارہ نمبر ۲۶ — جلد نمبر ۳

۱۶ر نومبر ۱۹۹۳ء — یکم جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ

مدیرِ اعلیٰ (فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے رضوان پرنٹرز قصہ خوانی بازار پشاور سے
طبع کر کے یکہ توت پشاور سے شائع کیا

فہرست

۱	شذرہ	مدیرِ اعلیٰ	۲
۲	ہو جائے یہ سینہ میرا انوارِ مدینہ	محمد افضل چشتی	۴
۳	بنیاد پرستی کی حقیقت	حافظ نور حکیم جیلانی	۵
۴	سورۂ یوسف منظوم اردو ترجمہ	صوفی مشتاق احمد ایم اے	۹
۵	۱۹۹۳ء کے عام انتخابات	اقبال ریاض	۱۱
۶	غزل	آغا سید شریف حسین شاہ صاحب شاکر رحمۃ اللہ	۱۴
۷	تفسیر القرآن الحسنیہ	مدیرِ اعلیٰ	۱۵
۸	انوارِ علی کرم اللہ وجہہ	مدیرِ اعلیٰ	۲۰
۹	سیر السلوک الی ملک الملوک	مدیرِ اعلیٰ	۲۵
۱۰	یہ لنگر غوثِ اعظم الخ	آفاق ظفر کیفی	۲۷
۱۱	جمعیت سادات کا ۹واں اجلاس	سید سعید الزمان گیلانی	۲۸
۱۲	تبصرۂ کتب	سید محمد انور شاہ قادری	۳۰

شذرہ

پندرہ روزہ "الحسن" کا دوسرا سال

مدیر اعلیٰ

الحمد للہ ثم الحمد للہ ! کہ پندرہ روزہ الحسن کا ایک سال بفضل خداوند تعالیٰ پورا ہو گیا ہے۔ اس عرصے میں ہماری یہ بھرپور کوشش رہی کہ رسالہ وقت پر آپ کی نذر کر سکیں اس کے پہلے شمارے میں جن اغراض و مقاصد کا اظہار کیا گیا تھا انہیں حاصل کرنے کے لئے بھی کماحقہٗ جدو جہد جاری رہی ہماری اس کاوش کے بہترین تجزیہ نگار اور ناقد تو الحسن کے وہ مستقل قارئین ہیں جو خیبر سے کراچی تک ملک کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں البتہ ان صفحات میں ہم سالہائے گزشتہ کے مجلہ "الحسن" میں شائع کئے جانے والے مضامین کا ایک سرسری سا خاکہ قارئین کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ انہیں یہ فیصلہ کرنے میں آسانی رہے کہ ہم اپنے اغراض و مقاصد کے حصول میں کس حد تک کامیاب رہے ہیں۔

الحسن کے اجراء کا بنیادی مقصد دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت ہے نیز مقامی، ملکی اور بین الاقوامی مسائل کی طرف توجہ دلانا بھی اس کے مقاصد میں شامل ہے چنانچہ شذرے میں ملکی اور بین الاقوامی مسائل پر روشنی ڈالی گئی خصوصاً فلسطین، بوسنیا، افغانستان اور کشمیر کے مسلمانوں کو درپیش سنگین مسائل پر اظہار خیال کر کے ان کے حل کے لئے اسلامی ممالک حکومت پاکستان اور پاکستانی عوام کو اپنے اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے آگاہ کیا گیا اور "میرا پیارا شہر" کے عنوان پر پشاور شہر کے مقامی مسائل کی نشاندہی کی گئی تاکہ ان مسائل کے حل کے لئے میونسپل کارپوریشن کنٹونمنٹ بورڈ اور انتظامیہ کی دیگر ذمہ دار شخصیات کی توجہ مبذول کی جائے۔

مجلہ الحسن میں قرآن مجید کی تفسیر باقاعدگی سے قسط وار شائع کی جاتی رہی ہماری یہ خواہش ہے کہ قرآن حکیم کے عام فہم اردو ترجمہ و تفسیر سے مسلمانوں کو بہرہ مند کیا جا سکے اور نبی کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ پر مشتمل امام نسائی رحمت اللہ علیہ کی نادر ترین تالیف خصائص نسائی کی اردو شرح "انوار علی کرم اللہ وجہ الکریم" کے نام سے شامل کی جا رہی ہے۔ اخلاق و کردار کو سنوارنے اور برائیوں سے بچنے کے لئے تصوف کی مستند و معتبر تصنیف "سیر السلوک الی ملک الملوک" کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔ وقتاً فوقتاً اولیاء کرام رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے سوانح حیات سے بھی قارئین کو نوازا جاتا رہا تاکہ ان مقدس اور برگزیدہ ہستیوں کے اوصاف حمیدہ سے اپنے آپ کو مزین فرمائیں۔

اس ایک سال میں "الحسن" کے دو خصوصی نمبر بھی شائع کئے گئے۔ پہلی خصوصی اشاعت ابوالبرکت سید حسن صاحب قادری گیلانی رحمت اللہ علیہ کے حالات و مناقب پر مشتمل دو شماروں (۱۳، ۱۴) کو یکجا کر کے پیش کی گئیں۔ جبکہ دوسری خصوصی اشاعت "غوث اعظم رضی اللہ عنہ نمبر تھا جو تین شماروں (۲۲، ۲۳، ۲۴) پر محیط تھا۔ ان دونوں خصوصی نمبروں میں گران قدر تحقیقی مقالات پیش کئے گئے۔

قارئین کی دلچسپی کے لئے "الحسن" کے صفحات میں اردو ادب پر بھی خامہ فرسائی ہوتی رہی اور نثر کے علاوہ نظم خصوصاً نعت شریف یا منقبت اور غزل وغیرہ تو ہر شمارے میں مستقل طور پر جگہ پاتی رہیں اور قدیم و جدید شعراء کا کلام رسالے کی زینت بنتا رہا، تبصرۂ کتب کے عنوان سے نئی کتابوں پر سیر حاصل تبصرہ بھی قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا رہا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عنایت اور حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تائید و حمایت سے پندرہ روزہ "الحسن" کی اشاعت کا یہ سلسلہ بدستور جاری رہے گا۔ تاکہ سرحد کی سنگلاخ سرزمین سے تحریر کے ذریعے دین اسلام کی اشاعت و آبیاری کا کام ہوتا رہے اور قارئین اس کی برکات سے مستفید ہوتے رہیں۔

آمین ثم آمین

ہو جائے یہ سینہ میرا انوار مدینہ

دریا ہے محبت کا دربار مدینہ
دے شام و سحر مولا دیدار مدینہ

کوثر میں مدثر میں یٰس و طٰہٰ میں
دولہا نظر آتے ہیں سرکار مدینہ

اس طرح دل سیاہ کو کرنیں تُو عطا کر
ہو جائے یہ سینہ مَیرا انوار مدینہ

سانسوں کو مُعطّر یوں خوشبو تیری کردے
گلزار مدینہ سے مہکار مدینہ

محروم بصیرت سے اگر ہو گئیں آنکھیں
دل کو تو عطا کردے دیدار مدینہ

میں تیری عنایت کے سدا گیت ہی لکھوں
مانے یہ جہاں افضلؔ قلم کار مدینہ

محمد افضل چشتی یکہ توت
پشاور

گزشتہ سے پیوستہ

بنیاد پرستی کی حقیقت

حافظ نور حکیم جیلانی

متعلم جامعیہ اسلامیہ اسلام آباد

فتح افغانستان روس میں مسلم ریاستوں کا قیام اور یوگوسلاویہ میں بھی مسلم ریاستوں کا قیام عراق اور لیبیا کا جذبہ خودداری انقلاب ایران اور دیگر اسلامی ممالک میں اتحاد و اتفاق کی لہر اٹھنے سے مغربی قوم پریشان ہے کہ کسی طرح اس قوم کو ختم کر دیا جائے اور اس اتحاد و اتفاق اور فتح و نصرت کو دیکھ کر یورپ نے مسلمانوں پر اس صدی میں اس اصطلاح "بنیاد پرست" کا بہت چرچا کیا اور اسے مسلمانوں سے منسوب کرنے کی بیکار سعی کی ہے اور ہمارے اس اتفاق و اتحاد اور فتح کو دیکھتے ہوئے ابھی قریب ہی میں ۱۹۷۹ میں امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر کے سیکیورٹی ایڈوائزر (Security advisor) بریزنسکی (Brezinski) نے احکام جاری کئے تھے کہ دنیا میں اسلامی تحریکوں کے اثرات کا جائزہ لیا جائے اس مطالبے اور جائزے کا مقصد یہ تھا کہ حکومت کو مسلمانوں کی مذہبی تحریکوں کے متعلق اس قدر بہتر اور مزید معلومات حاصل ہو جائیں جس قدر اسے ایران اور دیگر مسلم ممالک کے معاملے میں حاصل تھیں۔

اس مقصد کے لئے کمیٹی کی تشکیل مندرجہ بالا بیان کی تصدیق کرتی ہے اسلئے پچھلی صدی میں بھی "بنیاد پرستوں" کا واویلا کرنے والی اس قوم نے عجیب و غریب انداز سے مسلمانوں کو تنگ کیا مندرجہ ذیل واقعات ثابت کر رہے ہیں کہ پہلے بھی اور اب بھی اصل بنیاد پرست یہی انگریز قوم ہے اگر یہ قوم بنیاد پرست نہ ہوتی تو مندرجہ ذیل مظالم مسلمانوں پر کبھی بھی نہ ڈالتی

مثلاً اس صدی میں فرنچ گورنمنٹ اپنے آپ کو غیر متعصب کہلانے کے باوجود بربریوں کو

عیسائی بنا رہی ہے ہالینڈ کی گورنمنٹ جاوا میں شہریوں کی حمایت کر رہی ہے بلجیئم گورنمنٹ کونگو میں مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی اب بھی درپے ہے برطانوی حکومت یوگنڈا دارالسلام اور سوڈان میں دین اسلام کی تبلیغ سے روکتی رہی ہے۔ یہودی اور عیسائی خاص کر اہل امریکہ نے فلسطین میں اپنی اجارہ داری قائم کرنے کی قسم کھا رکھی ہے اور ان ہزاروں مثالوں کے باوجود یہ نام نہاد انگریز اور مغرب زدہ مسلمان اب تک مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں اور خود بنیاد پرست ہونے کے باوجود مسلمانوں کو بنیاد پرستی کا طعنہ دیتے ہیں حالانکہ مندرجہ بالا حقائق سے ان کی بنیاد پرستی کھل کر سامنے آگئی ہے، اور تو اور ابھی موجودہ حالات ان کی بنیاد پرستی کی کھلی دلیل ہیں

صلیبی جنگوں کی طرح اب مسلمانوں کا نام و نشان مٹانے کی سازشیں اصطلاحات کی شکل اختیار کر گئیں ہیں اب عیسائی ریاست سربیا کی فوج کے ہاتھوں ڈھائے جانے والے مظالم پر انسانیت ماتم کناں ہے، بالخصوص عورتوں کے ساتھ روا رکھی جانے والی درندگی اور سفاکی جس کے بیان کرنے سے مہذب قوم کی آنکھیں شرم سے جھلک جاتی ہیں کیا یہ بنیاد پسندی نہیں تو اور کیا ہے کہ صرف اپنی مذہبی اور قومی حیثیت کو منوانے کے لئے دوسرے مذہب کے لاکھوں بے گناہوں کے ساتھ ظلم کیا جائے کیا آدم کی اولاد نے۔ بہن کی عصمت کی پرواہ نہ کی آدم کی اولاد ہوتے ہوتے بھی اس نے آدمیت کا جنازہ نکال دیا اور اس کو اپنا مقصد حیات بنالیا اسی طرح انڈیا میں باری مسجد کی شہادت اور کشمیری مسلمانوں پر انڈیا کا بے پناہ ظلم وستم اور اہل مغرب کی خاموشی سب کیا ہیں اگر یہ بنیاد پرستی نہیں تو کیا ہیں ہم کہ بنیاد پرستی کا نعرہ دینے والی قوم نے خود پہلی مرتبہ اسلام کے رکن "الجہاد" کو (Crusade) کا ہم معنی قرار دیا اور کہا کہ Crusade (برائی کے خلاف جنگ) دراصل عیسائیوں کا جہاد ہے اس میں مرنے والے شہید اور بچنے والے غازی ہیں جو کہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہے اور مغربی مفکرین نے یہ (Crusade) کا لفظ مسلمانوں کے خلاف جنگ میں استعمال کیا تاکہ مغربی عوام دینی جذبے سے مسلمانوں کو دنیا سے نیست و نابود کر دیں اس لفظ Crusade کے لحاظ سے مسلمانوں کے قتل عام کو جائز قرار دیا بلکہ فرض بھی صلیبی جنگیں اس بات کی شاہد ہیں اس نعرے کے مطابق ان جنگوں میں مرنے والے عیسائیوں کو براہ راست جنت میں جانے اور بچنے والے کو غازی ہونے کی نوید دی جاتی۔ حالانکہ عیسائیت کی تاریخ میں (Crusade)

کے معنی یہ نہیں ہیں

یوگوسلاویہ کی شکست وریخت کے بعد وجود میں آنے والی مسلم ریاست بوسنیا کے ساتھ یہی کھیل کھیلا جارہا ہے سرب فوج نے وحشت وبربریت کی انتہا کی ہوئی ہے بعض طاقتوں کی مرضی اور اشارے کے تحت کھیلا جانے والا یہ گھناؤنا کھیل بنیاد پرستی کا واویلا کرنے والے مغربی ممالک کے منہ پر طمانچہ ہے مسئلے کا حل ڈھونڈنے کے بجائے طویل اور لا حاصل مذاکرات میں وقت کا زیاں مسلمان قوم کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ۔ یہود وہنود وغیرہ کبھی بھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔ یہودیوں کا مطمع نظریہ ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو دنیا سے ختم کردیا جائے اسرائیل کے قیام کا مقصد یہی ہے

مسلم ممالک کو منشیات فروش دہشت گرد کہا جارہا ہے حالانکہ اس سے تین گنا زیادہ منشیات تھائی لینڈ برما سے تمام دنیا میں سمگل کی جارہی ہے میکسیکو اور پانامہ کی منشیات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں امریکہ میں ان کی کھپت ہے اٹلی کی مافیا کو کوئی نہیں پوچھتا لیکن امریکہ۔ بہادر جو حقوق انسان کا نام نہاد عالمی چیمپئن اور پوری دنیا کا بزعم خود تھانیدار (Police Man) بن کر مسلم ممالک کو دہشت گردی منشیات فروشی کی آڑ لے کر مسلم ممالک کو تباہ کرنے کی سازش پر عمل کر رہا ہے اور اگرچہ بھارت و اسرائیل دہشت گرد ہیں مگر ان کو دہشت گرد نہیں کہا جاتا۔ اور تو اور مسلمانوں کے خلاف نئی سازش "نیو ورلڈ آرڈر" بنایا گیا جو مسلمانوں پر کی جانے والی ناانصافیوں کے معاملے میں تو خاموش مگر مسلمان کے خلاف ہر عمل کو قبول کرنے کی تاکید کرتا ہے

نیو ورلڈ آرڈر (New world order) میں ورلڈ کا لفظ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے استعمال کیا گیا ہے اصل میں یہ نیو مسلم آرڈر (New muslim order) یعنی New world order for Muslim ہے۔

ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم کا پھینکنا لوگوں کا مفلوج ہونا کوئی عیب نہیں بلکہ یہ تو ایک مذہب پرست قوم کی تدبیر اور فتح کہلائی جاتی ہے۔

امریکہ میں (Kuklaxclan) کالوں کو زندہ جلانے کے واقعات اور حال ہی میں عیسائیت کے نام پر امریکہ میں ویکو (WACO) برانچ ڈیوڈین فرقے کے لوگوں کو بچوں و عورتوں کے ساتھ

مظالم اس مغرب قوم کی مذہبیت ہے جو دراصل حقیقی معنوں میں بنیاد پرستی کا ثبوت ہے

بوسنیا میں عورتوں کے جسم کے ساتھ ان کی روح کو پامال کیا جارہا ہے اور اور بجائے اس کے کہ ان وحشی عیسائیوں کو ان کے اس ظلم عظیم سے روکا جائے لوگوں کو بیوقوف بنانے کے لئے جناب پوپ جان پال کی طرف سے مسلمان خواتین کو مشورہ دیا کہ وہ خداوند کی شبیہوں (Images) یعنی ناجائز اولاد کو کیتھولک مذہب میں دے دیں اور باور کرایا جارہا ہے کہ عیسائی مذہب ہر ایک کو تحفظ دیتا ہے۔ حالانکہ پامالی کرنے والوں کو روکنا چاہئے لیکن ایسا نہیں کیا جارہا ہے۔

روس کے ختم ہونے کے بعد یعنی سُرخی ختم ہونے کے بعد سبز امریکہ کے لئے خطرہ ہے۔ اس لئے امریکہ میں خفیہ اداروں میں جہاں پہلے سوویت یونین کا نام سرفہرست تھا اب وہاں "بنیاد پرست" مسلم ممالک کے عنوان سے مسلم قوم کا نام سرفہرست ہے۔ یعنی امریکہ روس کے بعد مسلم قوم سے خوف زدہ ہے اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ قرآن وسنت پر مکمل عمل کریں اور دشمن کی چال سے محفوظ رہیں کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ "اے ایمان والو! اگر تم خدا کے احکام پر عمل کروگے تو وہ تم کو کامیاب کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا"۔

دین ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت
ہے ایسی تجارت میں مسلمان کا خسارہ

اللہ تعالیٰ ہمیں دشمن کی ہر چال سے محفوظ فرمائے امین

حافظ نور حکیم جیلانی
متعلم و حال مقیم جامعہ اسلامیہ نظریہ
G.7/4 اسلام آباد و متوطن
رشید گڑھی نزدیکہ توت پشاور

گذشتہ سے پیوستہ

سورۂ یوسف منظوم اردو ترجمہ

صوفی مشتاق احمد صاحب ایم اے سابق پرنسپل گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۲ کاکشال پشاور

وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ

کھولا جب مال اپنا (تو ہو گئے حیراں) پونجی ان کی وہاں پر رکھی گئی تھی نہاں
(گنا تو پوری کی پوری تھی رقم پونجی کی) (عزیز مصر نے وہ رقم انہیں لوٹا دی تھی)

قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ

وفور کیف و مسرت سے ہو کے وہ سرشار اپنے والد سے بولے کہ اے تقدس شعار
یہ پونجی ہم کو لوٹائی گئی ہے دیکھئے آپ (ہمیں اس مصر کے والی سے اور کیا چاہیئے

وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ

اجازت دیں کہ بن یمیں کو ساتھ لے جائیں رسد عیال کی خاطر وہاں سے لے آئیں،
(بھائی کے لئے مضطر نہ ہوں اے ابا جان) حفاظت ہم کریں گے اس کی دبا دل و جان)
(لے کے جائیں بھائی کو اپنے ساتھ اگر) زیادہ لائیں گے غلہ بقدر بار شتر

ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ﴿٦٥﴾

یہ غلہ جو کہ ملا ہے اب بہت کم ہے اسی لئے ہمیں آئندہ وقت کا غم ہے

قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ

سن کے بول اٹھے والد بحالت اضطرار نہیں ہے مجھ کو تمہاری باتوں پر اعتبار
تمہارے ساتھ میں ہرگز نہ بھیجوں گا اس کو جب تک قول نہ دو اللہ کے نام سے مجھ کو

لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ ۖ

کہ واپس لاؤ گے بھائی کو میرے پاس ضرور (تاکہ آنکھوں کو ٹھنڈک ملے اور دل کو سرور)
مگر اس صورت میں تم سمجھے جاؤ گے مجبور جبکہ تم سبھی بھائیوں کو کرلیں وہ محصور

فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٦٦﴾

جبکہ دے دیا بیٹوں نے پکا عہد و پیمان بولے والد کہ شاہد ہے اس بات پر یزدان

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ

(جب بیٹے مصر کی جانب روانہ ہونے لگے | تو والد اُن کو نصیحت کے طور کہنے لگے)

اے بیٹو مصر میں داخل نہ ہونا اِک در سے | (کہیں نظر نہ لگے کہتا ہوں اُس ڈر سے)

نصیحت یاد رکھو جبکہ نکلو تم گھر سے) | داخل مصر میں ہونا مختلف در سے

وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ

ٹال سکتا نہیں ہوں میں تم سے منشاءِ رب | کہ کائنات میں چلتا ہے حکم اللہ کا سب

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ (۶۷)

بھروسا میں نے کیا ہے اُس کی ذاتِ والا پر | چاہیئے کہ توکل کریں سبھی اس پر

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ

قافلہ جب کہ بھائیوں کا مصر داخل ہوا | اُسی طرح سے کہ والد نے جیسا حکم دیا

مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ

(اگرچہ باپ کا ارماں ہوا تھا یوں پورا) | مگر وہ ٹال نہ سکتا تھا اُن سے حکم خدا

اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ

مگر یہ (حضرت) یعقوب کے دل کا تھا ارماں | کر گیا جسے پورا وہ صاحبِ ایماں

وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ

نہیں ہے اس میں کوئی شک کہ وہ تھے صاحبِ علم | کیونکہ ہم نے ہی ان کو عطا کیا تھا وہ علم

(جاری ہے)

۱۹۹۳ء کے عام انتخابات

پیپلز پارٹی سب سے زیادہ نشستیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی

اے این پی نے اپنا ریکارڈ برابر رکھا۔

مسلم لیگ اختلاف کے نتیجے میں تیسری قوت بن گئی

جماعت اسلامی اسلامک فرنٹ کے قیام کے باوجود بھی نشستیں ہار گئی

پاکستان میں انتخابات کی تاریخ کچھ ایسی ہے کہ ۱۹۷۰ء میں عام انتخابات جو فوج کی نگرانی میں ہوئے۔ قطعی طور پر آزادانہ منصفانہ اور شفاف تھے۔ لیکن ایک پارٹی کے سربراہ نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ یہ انتخابات آزادانہ اور منصفانہ تو ضرور ہوتے لیکن غیر جانبدارانہ نہ تھے۔ اسی طرح ۱۹۹۳ء کے جو انتخابات ہوئے ہیں نگران حکومت نے انہیں آزادانہ، منصفانہ اور شفاف بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ جبکہ فوج نے امن وامان قائم رکھنے اور انتخابات کو پر امن اور آزادانہ بنانے کے لئے مثالی کردار ادا کیا۔ لیکن اس صورت حال کے باوجود بعض حلقوں نے جنہیں انتخابات میں شکست ملی یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ یہ انتخابات بھی غیر جانبدارانہ نہیں تھے۔ جہاں تک ۱۹۸۵ء سے ۱۹۹۰ء کے درمیان ہونے والے دوسرے عام انتخابات کا تعلق ہے ان میں سے کسی کو بھی آزادانہ منصفانہ اور غیر جانبدارانہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔

اگر چہ یہ ایک روایت چلی ہوتی ہے کہ جو ہار جاتا ہے وہ اپنی ہار کو خوشدلی کے ساتھ قبول کرنے کی بجائے دھاندلی اور جعلسازی کا الزام دھرتا ہے ہارنے والے۔ بہت کم لوگ اپنی ہار صحیح ہار

میں قبول کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ہمارے ملک میں ایسے حالات کس طرح پیدا کئے جاسکتے ہیں کہ انتخابات میں ہر کوئی شکست کھانے کے بعد بھی انہیں آزادانہ، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ تسلیم کرلے۔ جہاں تک عام انتخابات کے نتائج کا تعلق ہے دوسرے صوبوں کو چھوڑ ہے۔ صوبہ سرحد میں بھی پیپلز پارٹی نے سب سے زیادہ یعنی ۲۲ نشستیں حاصل کی ہیں جبکہ ۱۹۹۰ کے انتخابات میں صوبائی اسمبلی میں اس پارٹی کی نشستوں کی تعداد صرف ۸ تھی تقریباً ۳ گنا زیادہ نشست حاصل کرنے سے اس پارٹی کا وہ الزام بھی کافی حد تک صحیح سمجھا جارہا ہے جو مذکورہ انتخابات میں اسکی طرف سے دھاندلی کے بارے میں لگایا جاتا رہا ہے ووٹر اور کارکن صرف نظریئے کو ہی نہیں خدمت کو بھی مدنظر رکھتے ہیں کامیاب ہونے والے پیپلز پارٹی کے کئی ارکان ایسے ہیں جنہوں نے اپنے حلقوں میں لوگوں کی خدمت کی ہے اور ان سے رابطہ قائم رکھا ہے انہوں نے کارکنوں کی جلی کٹی باتیں سنی ہیں اور روٹھے ہوتے ساتھیوں کو ان کے گھروں پر جاکر منایا ہے۔ جبکہ یہ حقیقت ہے کہ کارکنوں اور ساتھیوں کو منانے اور ان کو رضامند کرنے کے لئے خود پیپلز پارٹی کے صوبائی سربراہ بھی ان کے گھروں پر گئے ہیں اور ان کا اعتماد حاصل کیا ہے انہوں نے فہرستوں کی دیکھ بھال کے علاوہ انتخابی منصوبہ بندی میں بھی اپنا کردار ادا کیا ہے اور اپنے امیدواروں کو کامیاب بنانے کے لئے شادی غمی کو بھی نظر انداز کرنے سے دریغ نہیں کیا انتخابات میں اگرچہ درجنوں جماعتوں نے حصہ لیا ہے لیکن عوام نے ملکی سطح پر صرف دو جماعتوں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کا ساتھ دیا ہے تاہم صوبہ سرحد میں اے این پی نے پیپلز پارٹی کے بعد سب سے زیادہ یعنی ۲۱ نشستیں جیتی ہیں اے این پی مختلف نام بدلنے کے باوجود ایک پرانی جماعت ہے اور اس کی جڑیں اس صوبے کے عوام میں موجود ہیں اس پارٹی کے راہنماؤں اور لیڈروں جن میں زیادہ تعداد پرانے لوگوں کی ہے اپنے حلقوں میں کام بھی کیا ہے اور کافی حد تک کارکنوں کو بھی راضی رکھا ہے اور حتی الامکان ہارس ٹریڈنگ سے بھی اجتناب کیا ہے۔ جہاں تک مسلم لیگ (نواز گروپ) کا تعلق ہے یہ پاکستان کی خالق جماعت ہے لیکن کہنا پڑتا ہے کہ صرف "پدرم سلطان بود" کا نعرہ تو کام نہیں کر سکتا۔ قیام پاکستان کے وقت سرحد میں مسلم لیگ ایک مضبوط، مستحکم اور فعال جماعت تھی لیکن اپنے رہنماؤں اور لیڈروں کی کوتاہیوں کے باعث جن میں کئی وقتاً فوقتاً برسر اقتدار بھی رہے ہیں یہی جماعت چھوٹے بڑے گروپوں میں بٹ گئی ہے۔ اگرچہ قائداعظم

کی جماعت ہونے کے ناطے عوام کی اکثریت ہے لیکن سچی بات یہ ہے کہ لیڈروں کی مصلحتوں اور گروپ بندی نے کارکنوں کو مایوس کیا ہے۔

عوام کو تو چھوڑیئے کارکنوں سے بھی ان کا کبھی رابطہ نہیں رہا اور شاید ہی کبھی انہیں اعتماد میں لینے کی کوشش کی گئی ہو۔ اس صورت حال کی وجہ سے صوبے میں اس جماعت کو اس بار صرف ۱۵ نشستیں ملی ہیں اور اس طرح سرحد میں یہ تیسری قوت بن کر رہ گئی ہے۔ بہر حال ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس جماعت کے بعض لیڈروں کو اپنی غلطیوں کا احساس ہو چکا ہے جس کی بنا پر اس بار انہوں نے کسی نیمے دروں اور نیمے بروں قسم کے آدمی کو اپنا لیڈر نہیں مچنا بلکہ اے این پی کے تعاون سے ہزارہ کی ایک ایسی قابل احترام شخصیت صاحبزادہ پیر سید محمد صابر شاہ کو اپنا لیڈر مچنا ہے جنہیں ایک مظبوط مسلم لیگی اور صاحب کردار حیثیت کا مالک تصور کیا جاسکتا ہے۔ جہاں تک مسلم لیگ کے دوسرے گروپ چٹھہ مسلم لیگ کا تعلق ہے اس گروپ نے چار نشستیں حاصل کی ہیں لیکن ان چاروں نشستوں کے حصول میں جماعت کے بجائے امیدواروں کے ذاتی تعلقات اور اثرورسوخ اور شخصیت کو زیادہ دخل حاصل ہے باقی ماندہ جماعتوں میں پاکستان اسلامی فرنٹ کے علاوہ جمیعت علما اسلام قابل ذکر ہیں۔ جمیعت علماء اسلام بھی گروپ بندی کی بنا پر اپنی قوت کا کوئی خاص مظاہرہ نہیں کر سکی۔ جہاں تک پاکستان اسلامی فرنٹ کا تعلق ہے جماعت اسلامی نے ۱۹۹۰ کے انتخابات میں آٹھ نشستیں حاصل کی تھیں لیکن اس بار فرنٹ کے قیام کے باوجود اسے صرف چار نشستیں ملی ہیں۔ حالانکہ فرنٹ کی طرف سے جو منشور پیش کیا گیا تھا اس میں بعض اچھی اور مفید باتیں بھی موجود تھیں۔ اسلامک فرنٹ کی طرف سے اپنی کم نشستوں کا ذمہ دار مسلم لیگ نواز گروپ کو گردانا جاتا ہے جن کا خیال یہ ہے کہ ان کے بہت سے حامیوں نے اپنے ووٹ مسلم لیگ نواز گروپ کو دیئے ہیں۔ جبکہ مسلم لیگ (نواز گروپ) بھی صوبہ سرحد کے علاوہ ملکی سطح پر بھی پیپلز پارٹی سے کم نشستیں حاصل کرنے کی ذمہ داری اسلامک فرنٹ پر ڈال رہی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں جماعتوں میں سے کسی نے بھی صحیح طور پر منصوبہ بندی نہیں کی تھی۔

غزل

آقا سید شریف حسین صاحب
شاکر رحمت اللہ علیہ

ہے التجا رسولِ خدا کی جناب میں
روزِ جزا ملیں نہ مجھے وہ عتاب میں
ہر ایک کا ہے فرض کہ اس پر عمل کرے
جو کچھ لکھا ہے سچ ہے خدا کی کتاب میں
پردہ کیا ہے تو نے تو شوخی سے باز آ
نیچی نظر سے دیکھ نہ مجھ کو نقاب میں
عشقِ بتاں میں کوہکن و قیس مٹ گئے
ہم کس شمار میں ہیں بھلا کس حساب میں
گر روز و شب لکھوں میں انہیں بار بار خط
ہرگز مجھے لکھیں گے نہ وہ کچھ جواب میں
اک گھونٹ پی کے حضرت واعظ پھسل گئے
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں
شاکرؔ ہے آج خوب غزل تو نے یہ لکھی
دیں داد تجھ کو حضرت کامل[1] جواب میں

---

[1] کامل یثربی ایک ہم عصر اور آشنا شاعر تھا۔

(گذشتہ سے پیوستہ) **تفسیر القرآن الحسنیہ** مدیر اعلیٰ

إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ
مَثَلًا مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ
أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۖ وَ
أَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ
مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ
يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ
كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ
﴿٢٦﴾ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ
بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ
بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي
الْأَرْضِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٢٧﴾

بے شک اللہ تعالیٰ باک نہیں فرماتا اس پر کہ بیان کرے مثال مچھر کی یا اس سے بڑھ کر (کسی چیز کی)، پس جو ایمان لائے ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہ (مثال) درست ہے اُن کے رب کی طرف سے اور جو کافر ہیں پس وہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ اس مثال کے بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ کی کیا مُراد ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت فرماتا ہے۔ اور اس سے نہیں گمراہ کرتا مگر فاسقوں کو جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑنے والے ہیں اس کو مضبوط باندھنے کے بعد اور توڑ دیتے ہیں اُسے اللہ تعالیٰ نے جس کے ملانے کا حکم دیا ہے۔ اور فساد پھیلاتے ہیں زمین پر یہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

لغت

یَسْتَحْیِیْ: وہ شرماتا ہے، وہ جھجکتا ہے، وہ حیاء کرتا ہے، وہ باک کرتا ہے وہ زندہ رکھتا ہے۔ یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر اِسْتِحْیَاءٌ ہے۔ یَضْرِبُ: وُہ بیان کرتا ہے، وہ مارتا ہے، وہ چلتا ہے، واحد مذکر غائب مضارع کا صیغہ ہے اس کا مصدر ضَرْبًا ہے۔ بَعُوْضَۃٌ: مچھر یہ اسم ہے اس کی جمع بَعُوْضٌ ہے۔ فَوْقَ: اوپر، بڑھ کر، زیادہ، بڑا، تَحْتَ اس کی ضد ہے۔ یُضِلُّ: وہ گمراہ کرتا ہے، بھٹکاتا ہے، بہکائے گا، واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر

اِضْلَالٌ ہے۔ فٰسِقِیْنَ: یہ فاسق کی جمع ہے۔ جس کے لغوی معنی ہیں نکل جانا محاورہ عرب ہے فَسَقَ الرُّطَبُ چوہا اپنے بل سے نکل گیا اور اصطلاح میں اس کے معنی ہیں شریعت کی قائم کردہ حدود سے نکل جانا یعنی گناہگار، بدکار، نافرمان۔ اس کا مصدر فِسْقًا ہے۔ یَنْقُضُوْنَ: وہ توڑتے ہیں۔ قطع کرتے ہیں وہ توڑیں گے۔ یہ جمع مذکر غائب مضارع کا صیغہ ہے۔ امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں، کہ نَقَضَ الْحَبْلَ وَالْعَقْدَ سے استعارہ کے طور پر عہد شکنی کے لئے نقض کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور اَبْرَام (مضبوط) اس کی ضد ہے[1]۔ مِیْثَاق: پختہ عہد، قول و قرار، پختگی، مضبوطی۔ اس کی جمع مَوَاثِیْقُ ہے۔ یَقْطَعُوْنَ: وہ قطع کرتے ہیں، توڑتے ہیں، توڑیں گے، یہ جمع مذکر غائب مضارع کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر قَطْعٌ ہے۔ یُوْصَلَ: اسے ملایا جائے، جوڑا جائے یہ واحد مذکر غائب مجہول کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر وَصْلٌ ہے۔ اَلْخٰسِرُوْنَ: نقصان پانے والے گھاٹا پانے والے، ٹوٹا پانے والے، یہ اسم فاعل ہے جمع کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر خُسْرَانٌ ہے۔

شانِ نزول: اس آیۂ کریمہ کے شانِ نزول میں مفسرین کرام نے مختلف روایات بیان کی ہیں۔ ہم یہاں پر معنی اور سند کے لحاظ سے معتبر اور صحیح ترین روایت بیان کرتے ہیں جسے امام محمد بن جریر طبری نے اپنی تفسیر میں اپنی سند کے ساتھ تحریر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں "لما ضرب اللہ ھذین المثلین للمنافقین یعنی قولہ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا او قولہ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ الآیات الثلاثات قال المنافقون اللہ اعلیٰ واجل من ان یضرب ھذہ الامثال

---

[1] امام راغب اصفہانی، مفردات القرآن، لاہور: اہلحدیث اکادمی ۱۹۷۱ء ص ۱۰۷۵

فانزل اللہ ۔[۱] ” (جب اللہ تعالیٰ نے آیتِ مبارکہ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا الخ اور آیت شریفہ أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ الخ میں منافقوں کی مثالیں بیان فرمائیں تو منافقین کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ تو نہایت ارفع و اعلیٰ شان کا مالک ہے، پھر ایسی ادنیٰ اور حقیر چیزوں کی مثالیں کیوں بیان فرمائیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُن کے جواب میں یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی۔

تفسیر اللہ جلّ شانہ نے گذشتہ آیاتِ مبارکہ میں دوزخ کی ہولناکیوں اور جنت کی نعمتوں کا ذکر فرمایا اور ان سے ماقبل آیات کریمہ میں منافقین کی مثالیں پیش فرمائیں جن کا شانِ نزول میں ذکر کیا جا چکا ہے اور قرآن حکیم کے وحی الٰہی ہونے میں کافروں اور منافقوں کو جو شک تھا اُسے دور کرنے کے لئے انھیں چیلنج دیا کہ وہ اس قرآن کی مانند کوئی ایک سورت ہی بنا لائیں۔ انھوں نے اپنے بڑے بڑے ادیبوں شاعروں اور سرداروں سے اس سلسلے میں مشورہ کیا لیکن جب قرآن کی مثل کلام پیش کرنے میں ناکام رہے اور عاجز آگئے تو بجائے اس کے کہ اسے من جانب اللہ قبول کر کے اس پر ایمان لاتے، لیکن انھوں نے پھر بھی انکار کا راستہ اختیار کیا اور اپنی خفت مٹانے کے لئے قرآن حکیم کی پیش کردہ مثالوں پر اعتراض کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک تو بہت ارفع و اعلیٰ شان والی ہے اور پھر اس کے کلام میں ایسی ادنیٰ، چھوٹی اور معمولی چیزوں کا ذکر کیوں کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُن کے اس اعتراض کا رد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق میں سے کمتر چیز یعنی مچھر یا اس سے کسی بڑی یا چھوٹی چیز کی مثال بیان کرنا اُس کی قدرتِ کاملہ کے عین مطابق ہے اور ان کے بیان کرنے میں اُسے کسی کی ملامت کا کوئی خوف نہیں اور نہ ہی اُسے اس سلسلے میں کسی قسم کے ننگ و عار کی پرواہ ہے بلکہ وہ تو یہ مثالیں انسانوں کو

---

[۱] امام محمد بن جریر طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، بیروت: دار المعرفۃ ج ۱ ص ۱۴۰

سمجھانے، ان کو غور و فکر کرنے تدبّر و نصیحت حاصل کر کے ایمان و یقین کی منزل تک پہنچانے کے لئے بیان کرتا ہے لہٰذا جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ اپنے رب تعالیٰ کی اِن مثالوں کو صحیح درست اور حق سمجھتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ یقیناً اس میں حکمت و دانائی کا راز موجود ہے، چنانچہ وہ اس مثال کی بدولت راہِ ھدایت پر گامزن ہو جاتے ہیں لیکن جن لوگوں نے انکار کیا وہ اپنے بغض و عناد کے باعث اسے ہدفِ تنقید بنا کر چہ میگوئیاں شروع کر دیتے ہیں اور اپنی ضد و ہٹ دھرمی پر قائم رہتے ہوئے گمراہ ہو جاتے ہیں اور ان مثالوں سے جو لوگ گمراہی کا شکار ہوتے ہیں وہ فاسق ہیں یعنی دائرۂ اسلام و ایمان سے نکلے ہوئے لوگ ہی گمراہی کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ اب اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان فاسقین کی تین خصلتیں بیان فرمائیں تاکہ مومن ان لوگوں کی پہچان کر لیں اور ان سے بچ جائیں۔ ان کی پہلی شناخت یہ ذکر فرمائی کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے پختہ عہد کو توڑتے ہیں، حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اس پختہ عہد کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الذی عھد الیھم فی التورٰۃ ان یؤمنوا بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ویبینوا نعتہ ولا یکتمونہ او الذی عھد الیھم بقولہٖ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی" (اللہ تعالیٰ کے عہد سے یا تو وہ عہد مراد ہے جو اہل کتاب سے تورات میں لیا گیا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لائیں اور تورات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جو اوصاف بیان فرمائے گئے ہیں انہیں ظاہر کریں، پوشیدہ نہ رکھیں یا وہ عہد الست مراد ہے جو عالم ارواح میں تمام روحوں سے لیا گیا تھا کہ میرے سوا کسی کو معبود نہ بنانا تو سب نے اقرار کیا)۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کلامِ پاک اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعے انہیں اس عہد کی یاددہانی فرمائی لیکن وہ اپنے تعصب کے باعث حجتیں تلاش کرتے ہوئے اس عہد کو توڑتے ہیں۔ پھر ان لوگوں کی دوسری نشانی یہ بتائی کہ انہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے جن تعلقات کے ملانے اور قائم کرنے کا حکم دیا تھا یہ انھیں قطع کرتے ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی صاحب اس کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں "ای امر اللہ بہ ان

یوصل الایمان بالانبیاء کلھم و یقال لا نفرق بین احد من رسلہ و هم یقطعونہٗ و یقولون نؤمن ببعض الکتاب و نکفر ببعض. او یقطعون کل ما امر اللہ بہ ان یوصل کالارحام وغیرھا۔ؔ

(یعنی اللہ تعالیٰ نے جو حکم فرمایا تھا کہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رشتۂ ایمان ملائیں تو یہ لوگ اس رشتے کو کاٹتے ہیں نیز انھیں حکم دیا گیا کہ یوں کہو ہم اُس کے رسولوں میں فرق نہیں کرتے تو وہ اس حکم کو توڑ کر یوں کہتے ہیں کہ ہم کتاب کے بعض احکام تو مانتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔ یا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صلۂ رحمی کا جو حکم دیا تھا اُس کو قطع کرتے ہیں۔) اور تیسری نشانی ان کی یہ ذکر فرمائی کہ وُہ زمین پر فساد پھیلاتے ہیں۔ یعنی قرآن حکیم اور پیارے محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے انکار کے ساتھ ساتھ معاشرتی امن وامان کی فضا کو بھی درہم برہم کرتے ہیں اور فتنہ و فساد کرتے ہُوئے دندناتے پھرتے ہیں۔ چنانچہ گمراہی کا راستہ منتخب کر کے وہ جن اعمالِ بد کو اختیار کرتے ہیں۔ اُس کا آخری انجام یہ ہے کہ دنیا اور آخرت دونوں مقام پر وہ خسارے میں ہی رہتے ہیں۔ یعنی اپنے بُرے افعال اور نافرمانی کی بدولت اس دُنیوی زندگی میں بھی ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھتے ہیں اور آخرت میں جہنّم کے عذاب سے واسطہ پڑتا ہے۔

(جاری ہے)

۳؎ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، حیدر آباد دکن: اشاعۃ العلوم ج ۱ ص ۴۳؎

۴؎ ایضاً قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری ج ۱ ص ۴۳؎

حدیث ۳ / ۱۹ أنبأنا اسحاق بن ابراهيم بن راهويه قال حدثنا جرير عن سهيل عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لأعطين الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله يفتح الله عليه قال عمر فما احببت الامارة قط الا يومئذ فدعا عليا فبعثه ثم قال اذهب فقاتل حتى يفتح الله عليك ولم يلتفت قال فمشى ما شاء الله ثم وقف ولم يلتفت فقال علي ماذا اقاتل الناس قال قاتلهم حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فاذا فعلوا فقد منعوا دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله عز وجل.

ترجمہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ ضرور بالضرور کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ (جناب) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے سرداری حاصل کرنے کی خواہش کبھی بھی نہیں کی مگر آج کے دن۔ راوی کہتا ہے کہ ہر شخص اس کا خواہش مند تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (جناب) علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلایا اور اسے بھیجا پھر فرمایا جاؤ اور لڑو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تیرے ہاتھ پر فتح فرمائے گا اور ہرگز نہ پلٹنا۔ راوی کہتا ہے (جناب) علی (المرتضیٰ) کرم اللہ وجہہ الکریم کچھ دور گئے پھر ٹھہرے لیکن واپس نہ پلٹے پس (جناب) علی (المرتضیٰ) نے عرض کیا۔ میں لوگوں سے کس چیز پر لڑوں۔ ارشاد فرمایا اس وقت تک ان سے لڑو جب تک کہ وہ توحید و رسالت کا اقرار نہ کریں۔ جب انھوں نے یہ اقرار کرلیا تو یقیناً انہوں نے اپنا خون اور مال بچا لیا۔ مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ ہے اور ان کا

حساب اللہ عزّ و جلّ کے ذمہ ہے۔

تشریح ارشاد ہے۔"(جناب) علی (المرتضیٰ) کرّم اللہ وجہہ الکریم کچھ دور گئے پھر ٹھہرے لیکن واپس نہ پلٹے" یعنی ایک قدم بھی پیچھے کی طرف نہ مڑے جس جگہ جا کر کھڑے ہوئے تھے وہیں کھڑے رہے۔ اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی کمال تعمیل فرمائی ثابت ہوا کہ اب شیرِ خدا کا قدم آگے ہی بڑھتا ہے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ اطاعت و فرماں برداری اسی کا نام ہے کہ جو حکم ملا اس پر عمل ہوتا ہے۔ سرِمو انحراف نہیں ہے۔ اسی اطاعت و فرماں برداری کا صلہ تو مقامِ محبوبیّت ہے۔ ارشاد ہے۔"مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ ہے" یعنی اگر یہ مسلمان ہو کر ناحق قتل کریگا یا کسی کے حق کو غصب کرے گا تو اس پر بدلہ میں ضرور شرعی احکام نافذ ہوں گے۔ (والحدیث اسنادہٗ صحیح رجالہٗ رجال الشیخین (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب ص ۲۵) یہ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابی صالح نے روایت کی ہے۔

اسماء الرجال حدیث ۳/۱۹

۱: اسحاق بن ابراھیم، عن مخلد الحنظلی ابو محمد بن راھویہ المروزی ثقۃ حافظ مجتھد قرین احمد بن حنبل ذکر ابو داؤد انہٗ تغیر قبل موتہ بیسیر مات سنۃ ثمان وثلثین ولہٗ اثنان وسبعون (التقریب ص ۲۷)

روی عن ابن عیینۃ وابن علیۃ وجریر وبشر بن المفضل .... و شعیب بن اسحاق وخلق - وعنہٗ الجماعۃ - سوی ابن ماجۃ وبقیۃ بن والولید ویحیٰی بن ادم ھما من شیوخہ (التھذیب ج ۱ ص ۲۱۶ تا ص ۲۱۹)

۲: جریر بن عبد الحمید بن قرط بضم القاف وسکون الراء بعد ھا طاء مھملۃ الضبی الکوفی نزیل الری وقاضیھا ثقۃ صحیح الکتاب قیل کان فی آخر عمرہ یھم من حفظہ مات سنۃ ثمان وثمانین

ولہٗ احدی وسبعون سنۃ (التقریب ص۵۳)

روی عن عبد الملک بن عمیر وابی اسحاق الشیبانی ویحیی بن سعید الانصاری وسلیمان التیمی والاعمش ..... وعطاء بن السائب وخلق کثیر۔ وعنہ اسحاق بن راھویۃ وابنا ابی شیبۃ وقتیبۃ وعبدان المروزی وابو خثیمۃ .... وجماعۃ (التہذیب ج ۲ ص۵۵)

۳: سھیل۔ ملاحظہ کیجئے حدیث ۱۸-۳

۴: ابیہ۔ ملاحظہ کیجئے حدیث ۱۸-۴

۵: ابی ھریرۃ۔ ملاحظہ کیجئے حدیث ۱۷-۵

حدیث ۴/۲۰ انبأنا محمد بن عبد اللہ بن المبارک المخزومی قال حدثنا ابو الھاشم المخزومی قال حدثنا وھیب قال حدثنا سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ إِلَىٰ رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ فَمَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ فَدَفَعَهَا إِلَىٰ عَلِيٍّ وَقَالَ قَاتِلْ وَلَا تَلْتَفِتْ فَسَارَ قَرِيْبًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَىٰ مَا أُقَاتِلُ قَالَ اَلَا أَنْ يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ عَصَمُوْا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ مِنِّيْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ؕ

ترجمہ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ضرور بالضرور یہ جھنڈا میں اُس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا

رسول اس شخص سے محبت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ (جناب) عمر (فاروق رضی اللہ عنہ) نے فرمایا میں نے کبھی بھی حکومت نہیں چاہی مگر اس دن۔ سو (جناب) علی (المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم) کو یہ جھنڈا اعطاء فرمایا اور حکم دیا کہ لڑو، اور واپس نہ مڑو۔ سو (حضرت) علی کرم اللہ وجہہ الکریم تھوڑی دور گئے عرض کیا یا رسول اللہ کس بات پر لڑوں؟ ارشاد فرمایا کہ اس بات پر کہ شہادت دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یقیناً جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول (برحق) ہیں، جب کفار نے کلمۂ توحید کا اقرار کر لیا تو تحقیق اپنا خون اور مال مجھ سے بچا لیا۔ مگر اسلام کی حق تلفی کا بدلہ ہے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

تشریح یہ حدیث بھی ابی ہریرہ سے روایت ہے جو کہ ابی صالح سے ہے مگر پہلے طریق میں سہیل سے یعقوب نے روایت کی ہے اور دوسرے میں سہیل سے جریر نے روایت کی ہے اور تیسرے میں اوس سے وہیب نے روایت کی ہے۔ صحیح علی شرط مسلم (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی ابن ابی طالب ص۴۵)

اس عنوان کے تحت عمران بن حصین کی روایت بھی آئی ہے اور وہ اس طرح ہے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۴

ع۱: محمد بن عبد اللہ بن المبارک المخرمی بمعجمۃ وتثقیل ابو جعفر البغدادی ثقۃ حافظ۔ من الحادیۃ عشرۃ مات سنۃ سبع وخمسین (التقریب ص۳۰۶)

روی عن ابی معاویۃ الضریر ویحیی القطان وابن مہدی .... ویعقوب بن ابراہیم بن سعد وغیرہم روی عنہ البخاری وابو داؤد والنسائی وروی النسائی ایضاً عن احمد بن علی المروزی عنہ وابو حاتم وابراہیم الحربی .. .. والحسین بن اسمٰعیل المحاملی وغیرہم۔ قال کان محمد بن عبد اللہ المخرمی من الحفاظ المتقنین المأمونین وقال ابن ابی حاتم کتب عنہ ابی وھو

صدوق ثقة سئل ابي عنهٔ فقال ثقة ثقة وقال الدارقطني ثقة كان حافظ وذكره ابن حبان فى الثقات . . . قلت . وقال النسائى فى مشيخته كان احد الثقات ما رأينا بالعراق مثله وقال ابن عدى كان حافظا . وقال مسلمة ابن قاسم كان احد الثقات جليل القدر توفى ببغداد سنة خمس وخمسين ومائتين وقال ابن ماكولا كان ثبتا عالما وقال البرقانى عن الدارقطني ثقة جليل متقن (التهذيب ج ۹ ص ۲۷۲، ۲۷۴)

۲ : ابوهاشم المخزومى اسمهٔ المغيرة بن سلمة المخزومى ابوهشام البصرى ثقة ثبت ـ من صغار التاسعة مات سنة مائتين (تقريب ۳۴۵) روى عن مهدى بن ميمون ونافع بن عمرو وهيب وابان العطار . . . . وابي عوانة وغيرهم وعنهٔ على بن المدينى واسحاق بن راهوية وابو موسى . . . . ومحمد بن عبد الله بن المبارك المخرمى ومحمد بن معمر البحرانى ـ قال على بن المدينى كان ثقة . . . وقال يعقوب بن شيبة كان ثقة ثبتاً وقال على بن الحسين ابن الجنيد والنسائى ثقة وقال البخارى مات سنة مائتين ، قلت ، وفيها ارخه ابن قانع وقال ثقة مامون وذكره ابن حبان فى الثقات . (التهذيب ج ۱۰ ص ۲۶۱)

۳ : وهيب بالتصغير ابن خالد ابن عجلان الباهلى مولاهم ابوبكر البصرى ثقة ثبت لكنه تغير قليلاً باخره من السابعة مات سنة خمس وستين و قيل بعدها (تقريب ص ۳۷۳) روى عن حميد الطويل وايوب وخالد الحذاء وداؤد بن ابي هند . . . . وعمارة بن غزية وجماعة . وعنهٔ اسمٰعيل بن علية وابن المبارك وابن المهدى والقطان . . . . وابوهشام المخزومى . . . . . وابوسفيان بن فروخ وآخرون . قال صالح بن احمد عن ابيه ليس به بأس وقال العجلى ثقة ثبت وقال ابوحاتم ما انقى حديثه لا تكاد تجده يحدث عن

سیر السلوک الٰی ملک الملوک

مدیر اعلیٰ

پانچواں باب نفس توامہ کی سیر، اس کے عالم (جہاں)، اس کے مقام ورود اور اس کی صفات کے بیان میں ہے۔ نیز اس کے مصائب و مشکلات سے بچنے کی تدابیر اور تیسرے مقام پر نفس ملہمہ کی طرف ترقی پانے کے بیان میں ہے۔ پس اس کی سیر اللہ تعالیٰ کی جانب ہے اور اس کا عالم (جہاں) عالم برزخ ہے اور اس کا مقام دل ہے۔ اور اس کے واردات طریقت ہیں۔ اور اس کی صفات ملامت کرنا، فکر، دکھاوا، مخلوق پر اعتراض کرنا، خفی ریا کاری اور شہرت و امارت کو پسند کرنا ہیں۔ اور ان کے علاوہ بعض وہ صفات جن کا ذکر نفس امارہ میں کیا گیا ہے لیکن ان (بری) صفات کے باوجود وہ حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھتا ہے اور جانتا ہے کہ یہ بُرے اوصاف ہیں لیکن ان سے نجات حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس مقام پر نفس مجاہدے کی طرف رغبت اور شریعت کی موافقت رکھتا ہے۔ اور اعمال صالحہ جیسے رات کو قیام (عبادت کرنا) دن کو روزہ رکھنا، صدقہ و خیرات کرنے کے علاوہ دیگر نیکی کے افعال سرانجام دیتا ہے لیکن اس کے نفس میں خود بینی اور خفی ریا کاری داخل ہو جاتی ہے۔ پس اس نفس توامہ کا مالک یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے ان اعمال صالحہ سے مطلع ہو جائیں جو وہ کرتا ہے۔ حالانکہ وہ انہیں لوگوں سے چھپاتا ہے اور ان پر ظاہر نہیں کرتا اور نہ ہی عمل صالح وہ لوگوں کو دکھانے کے لئے کرتا ہے۔ بلکہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کرتا ہے۔ اور یہ ہی خفی ریا کاری ہے۔ مگر یہ کہ اس کے اعمال صالحہ کی وجہ سے اس کی تصدیق و توصیف کی جائے۔ اگرچہ وہ اس عادت کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن اپنے دل سے اس کو دور کرنا بھی اس کے لئے ممکن نہیں۔ کیونکہ اگر وہ کُلی طور پر اسے ہٹا دے تو پھر یہ بغیر کسی اندیشے کے مخلص بن جائے گا۔ اور حال یہ ہے کہ مخلصین عظیم خطرے میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "تمام لوگ ہلاکت میں ہیں

سوائے عالموں کے اور تمام عالم ہلاکت میں ہیں سوائے عاملوں کے اور تمام عامل ہلاکت میں ہیں سوائے مخلصوں کے اور تمام مخلص ہلاکت میں ہیں سوائے مقربین کے"۔ اور یہ اس لئے کہ مخلصین چاہتے ہیں کہ لوگ انہیں پہچان لیں کہ یہ مخلص ہیں۔

اور یہی ریائے خفی ہے۔ اور ریائے جلی وہ عمل ہے جو لوگوں کو دکھانے کے لئے کیا جائے۔ اور یہ شرک خفی ہے۔

نیز جب تم ان صفات سے متصف ہو جاؤ تو تم جان لو کہ مقام ثانی میں ہو اور تمہارے نفس کو نفس توامہ کہا جائے گا اور اس مقام پر نفس توامہ کا مالک خطرے سے محفوظ نہیں رہتا اگرچہ وہ اپنے اعمال میں مخلص ہوتا ہے جیسا کہ تم نے جان لیا اور وہ آخری مقام ابرار کا ہے جو نسبت کے لحاظ سے مقربین کے سلوک پر ہیں اور یہ وہ ہیں جو اپنے نفسوں سے فنا چاہتے ہیں اور اپنے رب کے حضور میں بقا طلب کرتے ہیں اور وہ اپنے وقت مقررہ سے پہلے موت کا حکم دیے گئے ہیں جیسا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "مر جاؤ مرنے سے پہلے" پس اپنے نفسوں کو مارنے کی کوشش کرتے ہیں اور جو ابرار ہیں تو یہ مقام ثانی کی آخری منازل کے مالک ہیں ان کے مقامات بلند ہیں اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ "ابرار کی حسنات (نیکیاں) مقربین کے ہاں سیآت کی مانند ہیں اور مقربین اس مقام ثانی پر قرار نہیں پکڑتے بلکہ اس سے اگلے مقامات کی طرف ترقی کرتے ہوئے ساتویں مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔ پس ان کے لئے اس مقام ثانی کے بعد پانچ مقامات ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مقربین مقام ثانی پر نہیں ٹھہرتے کیونکہ اس میں عظیم خطرہ ہے اگرچہ یہ مقام ثانی اخلاص کا اعلیٰ درجہ ہے اور مخلصین عظیم خطرے میں مبتلا ہوتے ہیں۔

یہ لنگر غوث الاعظم شاہِ جیلانی رضی اللہ عنہ کا لنگر ہے

یہ لنگر غوث الاعظم شاہِ جیلانی کا لنگر ہے
وہ ہی تقسیم کرتا ہے جو روحانی تونگر ہے

تبرک اہلِ دل اہلِ نظر اس کو سمجھتے ہیں
جسے مل جائے خوردہ وقت کا وہ ہی سکندر ہے

عقیدت سے اِسے کھائیں تو مضمر ہے شفا اس میں
علاجِ قلب جسم و روح مضمر اس کے اندر ہے

وہ ہی کھاتے ہیں یہ لنگر جنہیں توفیق دے اللہ
سلیم الطبع ہیں وہ لوگ ان کا من بھی سُندر ہے

لسان العصر ہو جاتا ہے وہ روشن خیال اُس کا
لباسِ تقویٰ زیبِ تن کیئے صادق قلندر ہے

جنابِ غوث کے لنگر کی اک تاثیر یہ بھی ہے
میسر ہو جسے اس شخص کا اعلیٰ مقدر ہے

عزیزو دوستو، بھائیو گذارش ہے فقط اتنی ؟
خلوصِ دل سے کھائیں غوثِ جیلانی کا لنگر ہے

یہ لنگر حاملِ برکاتِ فیوضاتِ ربّانی
یہ لنگر قیصر و کسریٰ کے کھانوں سے بھی اکبر ہے

سرور و کیف کا مظہر جنابِ غوث کا لنگر
یہ تحفہ اہلِ حق کے واسطے ہے صاف ظاہر ہے

خدا اس کو کرے آفاق میں شہرت عطا، آتی
ہے ٹھاٹھیں مارتا لبریز موجوں سے سمندر ہے

آفاق ظفر کیفی

جمعیت سادات کا ۹ واں اجلاس

سید سعید الزمان گیلانی
کنوینیر جمعیت سادات (یوتھ ونگ)

جمعیت سادات صوبہ سرحد پشاور کا ۹ واں ماہانہ اجلاس ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء بروز جمعہ سہ پہر ۴ بجے گلبہار کالونی پشاور شہر میں رہائش گاہ سید قمر عباس (ممبر صوبائی اسمبلی) منعقد ہوا جس میں پشاور وملحقہ دیہات سے کثیر تعداد میں سادات کرام نے شرکت کی اجلاس کی صدارت ممتاز عالم دین اور جمعیت سادات کے سرپرست حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ گیلانی قادری نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک قاری سید منظور علی شاہ نے کی جبکہ سید شکور حسین شاہ صاحب نے بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نذرانہ عقیدت پیش کیا

جمعیت سادات کے مرکزی کنوینئر سید لیاقت علی شاہ صاحب گیلانی نے گزشتہ اجلاس کی کاروائی پیش کی اور جمعیت سادات کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوتے اجلاس کو یاد دہانی کرائی کہ جمعیت سادات ایک غیر سیاسی وغیر مسلکی تنظیم ہے اس میں ہر مکتبۂ فکر کے سادات کرام شامل ہیں۔ اس کا مقصد جملہ سادات کرام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے ان کے مسائل و مشکلات کو مل بیٹھ کر حل کرنا ہے۔ اجلاس سے قاری سید منظور علی شاہ، سید ماجد علی شاہ (نائب کنوینئر جمعیت سادات (یوتھ ونگ)، آغا سید ظفر علی شاہ (ممبر قومی اسمبلی) اور سید قمر عباس (ممبر صوبائی اسمبلی) نے خطاب کیا۔ اور سادات کرام کے اتحاد و اتفاق کی اہمیت و ضرورت پر زور دیا اور جمعیت کے اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے اپنے بھرپور تعاون کا تعین دلایا انہوں نے جمعیت سادات کی مختصر مدت کی کارکردگی کی تعریف کی اور اسے سراہا۔ اجلاس میں مستحق طالب علموں کے تعلیمی اخراجات کے لئے وظائف دینے کا اعلان بھی کیا گیا۔

جمعیت سادات کے سرپرست اعلیٰ ...مہ سید محمد امیر شاہ گیلانی قادری نے اپنے صدارتی خطبہ میں جمعیت سادات کی رکنیت سازی کی رفتار کو تیز کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور اس سلسلے

میں اعلان فرمایا کہ میونسپل کارپوریشن کی سطح پر ہر وارڈ اور علاقہ میں تنظیمی امور کے لئے ایک کنوینر مقرر کیا جائے گا تاکہ علاقائی سطح پر سادات کرام کو منظم کر کے ان کے مسائل کو حل کیا جاسکے۔ انہوں نے تمام سادات کرام سے اپیل کی کہ وہ جمعیت سادات کے پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں تاکہ باہمی تعاون سے ان کے حقوق کے حصول کے لئے مشترکہ جدو جہد کی جاسکے۔

آپ نے فرمایا کہ جمعیت سادات فرقہ واریت کو ختم کر کے صوبہ سرحد میں خصوصاً بلکہ پورے ملک میں اتحاد و اتفاق کی فضاء قائم کرنے کے لئے بھی کوشاں ہے

سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے اس موقع پر اعلان فرمایا کہ جمعیت سادات کی پہلی سالگرہ کے موقع پر آئندہ سال ۱۹۹۴ء مارچ یا اپریل میں ایک عظیم الشان کنونشن منعقد کرے گی جس کے لئے ابھی سے تیاریاں کی جائیں۔ اس سالانہ کنونشن میں تمام ملک سے سادات کرام کو مدعو کیا جائے گا۔

اجلاس نے ایک قرارداد کے ذریعے حالیہ انتخابات میں کامیاب ہونے والے تمام سادات کرام کو جو قومی و صوبائی اسمبلیوں کے ممبر منتخب ہوئے۔ خصوصاً سید یوسف رضا گیلانی و سید ظفر علی شاہ (سندھ) کو قومی اسمبلی کا بالترتیب سپیکر اور ڈپٹی سپیکر منتخب ہونے اور پیر سید صابر شاہ و سید عبد اللہ شاہ کو بالترتیب صوبہ سرحد و صوبہ سندھ کا وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر جمعیت سادات کی طرف سے مبارکباد پیش کی اور بھر پور تعاون کا یقین دلایا۔

جمعیت سادات کا آئندہ دسواں ماہانہ اجلاس ۲۶ نومبر ۱۹۹۳ء کو بر رہائش گاہ آغا سید نعمان شاہ صاحب گیلانی ۲۴ شاہی روڈ پشاور بروز جمعہ سہ پہر ۴ بجے منعقد ہو گا۔ جملہ سادات کرام سے اجلاس میں وقت مقررہ پر شرکت کی اپیل کی گئی ہے سید طاہر عباس صاحب بخاری نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

تبصرۂ کتب

تبصرے کے لیے دو کتابیں ارسال کی جائیں

تبصرہ نگار۔ سید محمد انور شاہ قادری
لائبریرین گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن
پشاور شہر

(۱)

عنوان۔ الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام

مصنف۔ حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دِتا صاحب رحمت اللہ علیہ

صفحات۔ ۲۲

اشاعت۔ چہارم

ناشر۔ ادارہ اشاعت العلوم وسن پورہ لاہور

ہدیہ۔ ایصال ثواب بحق قبلہ صوفی محمد اللہ دِتا صاحب رحمت اللہ علیہ

اذان سے قبل اور بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کے سلسلے میں بریلوی اور دیوبندی مکاتب فکر کے علماء کے درمیان ایک عرصہ سے نزاع چلا آرہا ہے۔ دونوں فریق اپنا اپنا نقطہ نظر تحریر و تقریر کے ذریعے عوام کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں۔ علماء دیوبند کے بعض متشدد اور غیر مقلد علماء اسے بدعت کہہ کر اس سے سختی کے ساتھ روکتے ہیں۔ جبکہ علماء بریلوی اور ان کے ہم خیال علماء اسے امر مستحب و مستحسن اور موجب اجر و ثواب قرار دیتے ہوئے اس کی طرف رغبت دلاتے ہیں۔

زیر تبصرہ کتابچہ بھی اسی مسئلے کے متعلق ہے جس میں اہل سنت کے ممتاز عالم دین صوفی باصفا حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دِتا صاحب رحمت اللہ علیہ نے مخالفین کی طرف سے درود و سلام پر کئے

جانے والے اعتراضات کے مفصل و مدلل جوابات قرآن وحدیث اور فقہ و تصوف کی مستند کتابوں سے تحریر فرمائے ہیں اور فٹ نوٹس (حواشی) کی صورت میں حوالہ جات کا اہتمام بھی کیا ہے جس کی بدولت یہ عوام کے علاوہ خواص کے لئے بھی بہت مفید اور کارآمد ہوگیا ہے۔ اس کے مطالعے سے شکوک و شبہات کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور حقیقی صورت حال واضح ہو جاتی ہے۔

یہ رسالہ ادارہ اشاعت العلوم افغان سٹریٹ وسن پورہ لاہور سے دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کیا جاسکتا ہے

(۲)

عنوان:- مذہب اسلام

مصنف:- حضرت علامہ مفتی محمد اجمل صاحب قادری سنبھلی مراد آبادی

صفحات:- ۴۸

ناشر:- ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک مصری شاہ لاہور

ہدیہ:- ایصال ثواب بحق صوفی محمد اللہ دِتا صاحب رحمت اللہ علیہ

کتاب زیر تبصرہ مفتی ہند، فخر الواعظین، عمدۃ المحققین حضرت علامہ الحاج محمد اجمل صاحب قادری رحمت اللہ علیہ بانی و مہتمم دارالعلوم اجمل العلوم (سنبھل) مراد آباد (بھارت) کے ان مضامین پر مشتمل ہے جو کافی عرصہ قبل "ماہنامہ اہلسنت" میں قسط وار شائع ہوتے رہے۔ چنانچہ ان کی افادیت کے پیش نظر دارالعلوم ہذا کے موجودہ ناظم اعلیٰ، مفتی اعظم سنبھل حضرت علامہ محمد اختصاص الدین اجملی مدظلہ العالی نے مدرسہ کے دو مقتدر اساتذہ کرام۔ جناب حضرت مولانا محمد عبدالحلیم صاحب نوری اور جناب حضرت مولانا محمد سہیل احمد صاحب کو انہیں کتابی شکل میں جمع کرنے پر آمادہ کیا جنہوں نے بڑی محنت اور جاں فشانی سے ان کو مرتب فرمایا اور ادارہ غوثیہ کے اراکین نے خوبصورت سفید کاغذ پر شائع کر کے مفت تقسیم کرنے کا اہتمام فرمایا۔

یہ تصنیف لطیف سوال و جواب کی صورت میں تیار کی گئی ہے جو سات فصلوں اور ۱۲۳ سوالات و جوابات پر مبنی ہے۔ فاضل مصنف نے دین اسلام کے متعلق ذہنوں میں پیدا ہونے والے سوالات اور ان کے جوابات کو مختلف موضوعات کے تحت بڑے دلکش اور عام فہم انداز سے ترتیب دیا ہے۔
پہلی فصل میں عقائد، فقہ کے چار مذاہب (حنفیہ، مالکیہ، حنبلیہ اور شافعیہ) اور قرآن مجید فرقان حمید کی سات قراتوں کے متعلق بنیادی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ جبکہ دوسری فصل میں "عرش معلیٰ" تیسری میں "لوح محفوظ" چوتھی میں "قلم" پانچویں میں "کرسی" چھٹی میں "ملائکہ" اور ساتویں فصل میں "آسمان کے متعلق سوالات اور ان کے جوابات تحریر فرماتے ہیں۔ اکثر جوابات کے آخر میں آخذ کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ جس کے باعث کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔
اگرچہ اسلام کی بنیادی معلومات پر مشتمل سوال و جواب کی صورت میں دیگر حضرات نے بھی کتابیں لکھی ہیں لیکن یہ کتاب اپنی جامعیت اور محققانہ انداز کی بدولت منفرد حیثیت کی حامل ہے اور اس کا مطالعہ ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے انتہائی ضروری ہے۔
اللہ تبارک وتعالیٰ مصنف مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور کتاب کے مرتب کنندگان کو جزائے خیر دے۔

یہ کتاب ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک مصری شاہ لاہور سے دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کی جاسکتی ہے۔

بقیہ صفحہ ۲۴ انوار علمی

الضعفاء وھو الرابع من حفاظ البصرة وھو ثقة (التہذیب ج ۱۱ ص ۱۷)

۴: ملاحظہ کیجئے حدیث ۔

۵. ملاحظہ کیجئے حدیث ۔